سوال

(85) فجر کی دو اذانیں اور مسئلہ تثویب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(الف) بعض علماء کے نزدیک فجر کی دو اذانیں ہیں، ایک صبح صادق سے کچھ دیر قبل اور دوسری طلوع صبح صادق پر۔

ب۔ پہلی اذان میں تثویب (الصلوٰۃ من النوم) کہا جائے۔

ج۔ دونوں کے درمیان وقفہ تھوڑا (تقریباً دس منٹ) ہو۔ کیا یہ باتیں مسنون وجائز ہیں؟ حقیقی مسلک سے آگاہ فرمائیں۔ اس مسلک کے علماء میں:

1۔ البانی بحوالہ تمام المنہ تخریج وتعلیق فقہ السنہ اور الارواء (صحیح ابی داود 2/415ح516)

2۔ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی بحوالہ ہفت روزہ الاعتصام لاہور (مجریہ 98-8-14)

3۔ مولانا محمد منیر سیالکوٹی بحوالہ فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم صفحہ نمبر 152تا156)

4۔ حافظ عبدالروف سندھو بحوالہ القول المقبول فی تخریج وتعلیق صلوٰۃ الرسول (طبع 1997ء) شامل ہیں۔ (محمد صدیق سلفی، ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فجر کی دو اذانیں ہیں:

ایک طلوع فجر کے بعد اور دوسری اقامتِ صلوٰۃ کے وقت جسے اقامت بھی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ"

ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ (صحیح بخاری: 624 صحیح مسلم: 838)

ایک تیسری اذان ہے جو طلوع فجر سے پہلے دی جاتی ہے، اسے رات کی اذان کہتے ہیں، جیساکہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"اَنّ بلالا کان یُؤذِنُ بِلَیْلٍ"

"بے شک رات کی اذان بلال دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری: 622 صحیح مسلم 1092)

جن احادیث میں آیا ہے کہ "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کے الفاظ صبح کی پہلی اذان میں ہیں، ان ان کا مطلب یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد صبح کی دو اذانیں (اذان واقامت) میں سے پہلی اذان (یعنی اذانِ عرفی) میں یہ الفاظ کہے جائیں گے نہ کہ اقامت میں۔

رہی رات کی اذان جو صبح سے پہلے دی جاتی ہے تو اس میں "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کے الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ صحیح ابن خذیمہ (ج1ص202) سنن الدار قطنی (ج1س243) اورالسنن الکبریٰ للبیہقی (ج1ص423) میں صحیح سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ: حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ، فَلْيَقُلْ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ"

"سنت میں سے یہ ہے کہ جب موذن صبح کی اذان میں "حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ" کہے تو "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کہے۔

صحابی کا من السنۃ کہنا، مرفوع حدیث کہلاتا ہے جیساکہ اصول حدیث میں مقرر ہے۔ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی اذان میں "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کہتے تھے۔ دیکھئے سنن ابی داود (504وسندہ صحیح)

خلاصہ یہ کہ طلوع فجر کے بعد صبح کی اذان اول میں "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کے الفاظ کہنے چاہییں۔ طلوع فجر سے پہلے تہجد والی اذان میں یہ الفاظ قطعاً ثابت نہیں ہیں۔

اس سلسلے میں شیخ امین اللہ البشاوری حفظہ اللہ نے لکھا ہے:

"اور بے شک اس مسئلے میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ضعیف ہے۔ (فتاویٰ الدین الخالص ج3ص225)

شیخ ثناء اللہ مدنی، شیخ محمد منیر قمر سیالکوٹی اور حافظ عبدالروف سندھو حفظہم اللہ نے اس مسئلے میں (شاید) بغیر تحقیق کے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کی ہے۔ واللہ اعلم (شہادت، اکتوبر2000ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ کتاب الاذان۔ صفحہ 247

محدث فتویٰ